کیا خلع کی عدت میں بھی شوہر پر نفقہ لازم ہوگا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13151

تاریخ اجراء: 14 جمادی الاولیٰ 1445ھ/29 نومبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا خلع کی عدت میں بھی شوہر پر عورت کا نفقہ لازم ہو گا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جی ہاں! عورت اگر خلع کی عدت شوہر کے گھر پر ہی گزارے تو دورانِ عدت اُس کا نفقہ بلاشبہ شوہر کے ذمے پر لازم ہو گا، لیکن بد قسمتی سے ہمارے معاشرے میں طلاق و خلع کے واقعات میں شدید لڑائی جھگڑا ہوتا ہے اور عورت میکے چلی جاتی ہے۔ حالانکہ زندگی کے اس موڑ کو بھی احسن انداز سے انجام دیا جاسکتا ہے اور اسی کی ترغیب دی گئی ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ”فَاِمۡسَاكٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ ؕ“ ترجمہ کنز الایمان: ”پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی (اچھے سلوک) کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔“ (القرآن الکریم: پارہ 02، سورۃ البقرۃ، آیت 229)

اصل تو یہی ہے کہ عورت خلع یا طلاق کی عدت شوہر کے گھر میں شریعت مطہرہ کی تعلیمات کے مطابق گزارے اور شوہر اس دوران اِسے نان و نفقہ کی سہولت اور طلاقِ بائن و خلع کی عدت میں مکمل پردے کی سہولت بھی فراہم کرے۔ ہاں! عورت اگر اپنی مرضی سے چلی جاتی ہے اور عدت شوہر کے گھر نہیں گزارتی تو نفقہ کی مستحق نہیں ہو گی۔ لہذا شوہر کے گھر میں بلا اجازتِ شرعی عدت نہ گزارنے کی صورت میں شوہر پر عدت کا خرچہ بھی لازم نہیں ہو گا۔

البتہ اتنا ضرور ہے کہ خلع کے معاہدے میں ہی اگر یہ بات طے ہو جائے کہ عورت عدت کا نفقہ وصول نہیں کرے گی، تو اس صورت میں بلاشبہ خلع کا نفقہ ساقط ہو جائے گا اور عورت کو مطالبے کا حق حاصل نہیں ہو گا، مگر عدت اس صورت میں بھی شوہر کے گھر گزارنا ہو گی۔ لیکن طلاق میں ایسا ممکن نہیں کہ عورت آئندہ لازم ہونے والے نفقے کو قبل از وقت معاف نہیں کر سکتی، البتہ فقہائے کرام نے اس حکم سے خلع کا استثناء فرمایا ہے۔

عدت سے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے: لَا تُخۡرِجُوۡهُنَّ مِنۡۢ بُيُوۡتِهِنَّ وَلَا يَخۡرُجۡنَ ترجمہ کنزالایمان: ''عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں۔'' (القرآن الکریم، پارہ 28، سورۃ الطلاق، آیت: 01)

خلع کی عدت میں بھی نفقہ لازم ہوگا۔ جیساکہ فتاوٰی شامی میں ہے: "فإن الخلع سبب لوجوب نفقة العدة۔" یعنی خلع، عدت کا نفقہ واجب ہونے کا سبب ہے۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الطلاق، باب النفقۃ، ج 03، ص 453، مطبوعہ بیروت)

عدت کا نفقہ اُسی وقت واجب ہوتا ہے جب معتدہ شوہر کے گھر میں رہے، ورنہ نہیں۔ جیساکہ بدائع الصنائع، بحر الرائق وغیرہ کتبِ فقہیہ میں ہے: "والنظم للبحر" المعتدة اذا خرجت من بيت العدة تسقط نفقتها ما دامت على النشوز، فان عادت الى بيت الزوج كان لها النفقة والسكنىٰ "یعنی عدت والی عورت اگر عدت والے گھر سے نکل جائے، تو جب تک وہ نافرمانی پر قائم رہے تب تک اس کا نفقہ ساقط ہو جائے گا۔ ہاں! اگر وہ شوہر کے گھر لوٹ آتی ہے تو وہ نفقہ اور رہائش کی مستحق ہوگی۔ (البحر الرائق، کتاب الطلاق، باب النفقۃ، ج 04، ص 217، مطبوعہ بیروت)

بہار شریعت میں ہے: ''اگر بعدِ طلاق شوہر کے گھر میں رہی اور باہر جانا چھوڑ دیا تو (نفقہ) پائے گی۔'' (بہار شریعت، ج 02، ص 263، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

آئندہ زمانے کا نفقہ معاف نہیں ہو سکتا، مگر خلع میں عورت اگر عدت کا نفقہ ساقط کر دے تو وہ ضرور ساقط ہو جائے گا۔ جیساکہ درِ مختار میں ہے: "قالوا: الابراء قبل الفرض باطل وبعده يصح مما مضى "یعنی فقہائے کرام نے فرمایا ہے کہ لازم ہونے سے پہلے معاف کر دینا باطل ہے اور لازم ہونے کے بعد سابقہ دین معاف کرنا درست ہے۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے: "يستثنى من ذلك مالو خالعها على ان تبرئه من نفقة العدة كما قدمناه فى بابه، لانه ابراء بعوض وهو استيفاء قبل الوجوب فيجوز، اما الاول فهو اسقاط الشئى قبل وجوبه فلا يجوز، كما فى الفتح۔ "یعنی اس سے وہ صورت مستثنیٰ ہے کہ عورت نے اسی شرط پر خلع کیا کہ وہ مرد کو عدت کے نفقہ سے بری کر دے (تو اب عدت کا نفقہ ساقط ہو جائے گا) جیساکہ ہم نے اسے خلع کے باب میں پہلے ذکر کیا ہے، کیونکہ یہ عوض کے بدلے میں معافی دینا ہے اور یہ نفقہ واجب ہونے سے پہلے اپنے حق کو وصول کرنا ہے، لہذا یہ جائز ہے۔ بہر حال (خلع کے علاوہ) پہلی صورت میں واجب ہونے سے پہلے ہی کسی چیز کو ساقط کرنا ہے اور یہ جائز نہیں، جیساکہ فتح القدیر میں مذکور ہے۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الطلاق، باب النفقۃ، ج 03، ص 586، مطبوعہ بیروت)

ایک دوسرے مقام پر علامہ شامی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں: ”وفی المجتبی نفقۃ العدۃ کنفقۃ النکاح وفی الذخیرۃ وتسقط بالنشوز وتعود بالعود، وأطلق فشمل الحامل وغیرھا والبائن بثلاث أو أقل کما في الخانیۃ، ویستثنی ما **لو خالعھا علی أن لا نفقۃ لھا ولا سکنی فلھا السکنی دون النفقۃ**“ یعنی مجتبیٰ میں ہے کہ عدت کا نفقہ نکاح کے نفقہ کی طرح ہے، اور ذخیرہ میں ہے کہ نشوز کے سبب نفقہ ساقط ہو جاتا ہے ہاں اگر زوجہ لوٹ آئے تو نفقہ بھی لوٹ آئے گا۔ یہاں نفقہ کا مطلق بیان ہوا ہے لہذا یہ حکم حاملہ اور غیر حاملہ عورت، تین طلاق والی بائنہ عورت یا اس سے کم طلاق والی عورت، سب کو شامل ہے، جیسا کہ خانیہ میں مذکور ہے۔ مگر اس سے وہ عورت مستثنیٰ ہے کہ جو اس شرط پر خلع کرے کہ اس کے لیے نفقہ اور رہائش نہیں ہے، تو اس کے لیے رہائش تو ہو گی مگر نفقہ نہیں ہو گا۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الطلاق، باب النفقۃ، ج 03، ص 609، مطبوعہ بیروت)

الجوہرۃ النیرۃ میں ہے: ”إن خالعھا علی نفقۃ عدتھا صح الخلع وسقطت عنہ النفقۃ۔“ یعنی عورت نے اگر اس شرط پر خلع کیا کہ وہ عدت کا نفقہ وصول نہیں کرے گی، تو یہ خلع درست ہے اور شوہر سے اُس کا نفقہ ساقط ہو جائے گا۔ (الجوہرۃ النیرۃ، کتاب الخلع، ج 02، ص 61، المطبعۃ الخیریۃ)

خلع میں نفقہ لازم ہونے سے متعلق بہار شریعت میں ہے: ”**خلع میں نفقہ ہے**، ہاں اگر خلع اس شرط پر ہوا کہ عورت نفقہ و سکنےٰ معاف کرے تو نفقہ اب نہیں پائے گی مگر سکنےٰ سے شوہر اب بھی بَری نہیں کہ عورت اس کو معاف کرنے کا اختیار نہیں رکھتی۔“ (بہارشریعت، ج 02، ص 264، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

عورت خلع کا نفقہ ساقط کر دے تو ساقط ہونے سے متعلق بہارِ شریعت میں ہے: ”اُس سال کا جوابھی نہیں آیا (نفقہ) معاف نہیں کر سکتی۔۔۔۔ہاں اگر اس شرط پر خلع ہوا کہ عورت عدت کا نفقہ معاف کر دے تو یہ معاف ہو جائیگا۔“ (بہارشریعت، ج 02، ص 268، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملتقطاً)

ایک دوسرے مقام پر صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں: ”نکاح کی وجہ سے جتنے حقوق ایک کے دوسرے پر تھے وہ خلع سے ساقط ہو جاتے ہیں اور جو حقوق کہ نکاح سے علاوہ ہیں وہ ساقط نہ ہوں گے۔ عدت کا نفقہ اگرچہ نکاح کے حقوق سے ہے مگر یہ ساقط نہ ہو گا ہاں اگر اس کے ساقط ہونے کی شرط کر دی گئی تو یہ بھی ساقط ہو جائیگا۔“ (بہارشریعت، ج 02، ص 196-195، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم